غـــدارِ پاکستان

نوبل پرائز اور ڈاکٹر عبدالسلام

شفیق مـــرزا

سویڈن کے الفرڈ نوبیل نے ڈائنا مائٹ کی ایجاد پر انعام پایا تو اس نے دنیا بھر میں علوم و فنون کے مختلف شعبوں میں غیر معمولی دستگاہ کا مظاہرہ کرنے والوں اور ہر آن ترقی پذیر سائنسز میں اہل علم کی لگن بڑھانے کے لیے انہیں خطیر انعامات سے نوازنے کی خاطر ایک ٹرسٹ قائم کر دیا جس سے مختلف علوم میں مہارت پیدا کرنے والے ممتاز افراد کو نوبیل پرائز دینے کی روایت آج تک چلی آ رہی ہے۔ ابتداء میں، تو یہ انعام اکثر و بیشتر اہل افراد ہی کو ملتا رہا لیکن جوں جوں دنیا میں امریکی سامراج اور اس کے حواریوں کا مادی و عسکری تسلط نمایاں ہوتا گیا تو انہوں نے اسی رفتار سے نہایت ہی اعلیٰ و ارفع مقصد کے لیے قائم کردہ اس انعام کو بھی اپنے مخصوص اہداف کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔

جوزف براڈسکی، کینسر وارڈ کے خالق سولزے نتسن اور سخاروف، اگرچہ اپنے اپنے علمی و فکری میدانوں میں یگانہ روزگار افراد تھے لیکن امریکہ نے انہیں نوبیل پرائز صرف اس وجہ سے دلوایا کہ یہ لوگ اشتراکی نظام کے باغی، اس کی جبریت سے نالاں اور اس کے کھلے مخالف تھے اور یوں وہ نوبیل پرائز کو سرد جنگ کے عہد میں اپنے روایتی حریف کے خلاف بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے استعمال کرتا رہا۔ پھر کئی مقامات ایسے بھی آئے کہ اس سرخاب کا پر ایسے لوگوں کی کلاہ میں بھی لگا دیا گیا جنہوں نے خود اس بات پر حیرانی کا اظہار کیا کہ انہیں یہ انعام کیسے اور کیوں کر مل گیا؟ دو سال پہلے جس جاپانی سائنس دان کو یہ انعام دیا گیا، اس نے برملا یہ کہا کہ "میں خود اس بات پر ششدر رہ گیا ہوں" ایک سے زائد مرتبہ کمیٹی کے کئی ارکان نے محض اس بنا پر کمیٹی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا کہ نوبیل انعام کی مخصوص مصلحتوں کے پیش نظر کسی غلط فرد کو منتخب کر لیا گیا تھا اور پھر نوبیل

پرائز کو "اناں ونڈے ریوڑیاں مڑمڑ اپنیاں نوں" کی یہ صورت حال اس قدر الم نشرح ہوئی کہ ادیب ژاں پال سارتر کو اس "اعزاز" کے لیے منتخب کیا گیا تو اس نے اسے پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ کئی مرتبہ یہ انعام مرجانے والے سائنس دانوں کو ان کی موت کے بھی کئی کئی سال بعد دیا گیا۔ اس پس منظر میں ڈاکٹر عبدالسلام کو دیئے جانے والے نوبیل پرائز کو دیکھا جائے تو اس کی اصل حقیقت یہ سامنے آتی ہے کہ پاکستان میں قادیانی امت کے غیر مسلم اقلیت پانے سے ملت اسلامیہ میں ان کی نقب لگانے کی پوزیشن بری طرح متاثر ہوچکی تھی اور وہ کسی بھی اسلامی ملک میں امریکی مفادات کے لیے موثر طریقے سے کام کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہے تھے۔ کیونکہ انہیں ہر جگہ سامراجی گماشتہ اور جاسوس کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔ مگر امریکہ تاج برطانیہ کے ان پرانے وفاداروں اور گماشتوں کو اس حالت میں چھوڑنا پسند نہیں کرتا تھا' اس لیے اس نے چند ہی سال کے اندر اندر پہلے تو یہودی اثر و رسوخ کے تحت چلنے والے ممتاز سائنسی و اکتشافاتی اخبارات و جرائد میں ڈاکٹر عبدالسلام کے حق میں کئی سال تک بڑی زور دار اور موثر مہم چلائی اور پھر بالاخر نوبیل پرائز کا تمغہ ان کی چھاتی پر سجا دیا حالانکہ وہ اپنے ایک ریڈیو انٹرویو میں خود اس بات کو تسلیم کرچکے تھے کہ انہوں نے طبعیات میں میکسول اور اس کے ساتھیوں کے اکتشافات کو ہی آگے بڑھایا ہے اور اس شعبہ میں کوئی بڑا معرکہ انجام نہیں دیا مگر ہمارے نام نہاد مغرب زدہ دانشور ہر روز نئے انداز اور نئے زاویوں سے ڈاکٹر عبدالسلام کے نا.بغہ روزگار ہونے کے قصیدے لکھ رہے ہیں حالانکہ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ جب اٹامک انرجی کمیشن آف پاکستان کے ایک انتہائی اہم عہدہ دار اپنے وفد کے ہمراہ امریکہ گئے تو سی آئی اے نے انہیں پاکستان کی ایٹمی تیاریوں کے بارے ایک ایسی دستاویزی فلم دکھائی کہ وہ خود اس پر چونک کر رہ گئے کہ یہ ساری تفصیلات کسی واقف حال کے علاوہ کوئی دوسرا کسی بھی صورت میں فراہم نہیں کرسکتا تھا۔ انہی صاحب کا یہ بیان بھی موجود ہے کہ امریکہ کو یہ ساری تفصیلات اور نقشے ڈاکٹر عبدالسلام نے مہیا کئے تھے' ڈاکٹر عبدالسلام نے کہوٹہ اور اٹلی دونوں مقامات پر قادیانیوں کو اہم مناصب پر فائز کرنے اور کھپانے کے لیے کام کیا اور ایک مشہور قادیانی مبلغ کے بیٹے کو کہوٹہ پلانٹ کی ملازمت سے اس الزام میں سبکدوش کیا گیا کہ وہ ایک غیر ملک کے لیے جاسوسی کر رہا تھا مگر ابھی بے شمار قادیانی حساس

عہدوں پر تقیہ کرکے قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔ حکومت پاکستان کو گہری چھان بین کرکے حساس مقامات کے اندر گھسے ہوئے ان منافق قادیانیوں کو تلاش کرکے نکال باہر کرنا ہوگا کیونکہ وہ ہر جگہ "لارنس آف عربیہ" کا کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبیل انعام دیئے جانے پر عالمی شہرت یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے کہا تھا کہ "ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل پرائز اس لیے دیا گیا ہے کہ ایک مخصوص لابی سے ان سے روابط ہیں۔" اب یہ تو کوئی راز نہیں کہ نوبیل پرائز علمی تحقیقات پر کم اور سیاسی رشوت کے طور پر زیادہ دیا جاتا ہے۔ ولیم گولڈنگ کو نوبیل پرائز سے نوازنے پر ممبران کمیٹی نے جس انداز میں استعفے دیئے تھے' وہ اس کا تازہ ترین ثبوت ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام ہو یا کوئی اور قادیانی' وہ اپنی مخصوص برین واشنگ کی وجہ سے ہمیشہ اسلام اور قادیانیت میں سے کسی ایک کا ساتھ دینے کے مرحلہ پر' قادیانیت ہی کا ساتھ دے گا اور اب تو قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر احمد ڈش انٹینا کے ذریعے پاکستان کا آئین نہ ٹوٹنے کی صورت میں نعوذ باللہ ملک کے ٹوٹ جانے کے نعرے بھی بلند کر رہا ہے۔ پیشگوئیوں کے لبادے میں لپٹی ہوئی ان سازشوں سے پاکستان کو ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو چوکس و خبردار رہنا ہوگا کیونکہ مشرق وسطٰی کے قلب میں اگر اسرائیل' امریکہ عسکری اڈہ ہے تو "ربوہ" پاکستان میں امریکہ اور اسرائیل کے مفادات کا فکری مرکز ہے اور ڈاکٹر عبدالسلام اینڈ کمپنی اسی مشن کے لیے کام کرتی رہی ہے اور یہی علت غائی ہے اس کے اس "اعزاز" کی' ورنہ یہ پاکستان ہی نہیں' دنیا بھر کے مایہ ناز سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں' پروفیسر ڈاکٹر قادر حسین' اور ڈاکٹر عطاء الرحمٰن کو ملتا۔ مگر یہ ان کو کبھی نہیں ملے گا کیونکہ ان کا یہی جرم ان کو اس سے محروم رکھنے کے لیے کافی ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور عالم اسلام کے خلاف یہودی اور امریکی سازشوں سے پوری طرح آگاہ ہیں اور اس ضمن میں انہیں کسی طرح جل دینا ممکن نہیں۔